سوال

(275) مسلمان عورت کا عیسائی مرد سے نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسلمان عورت کے کسی عیسائی مرد سے شادی کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اس شادی کے تیجہ میں پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ اس کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے اس شادی کو پایہ تکمیل تک پہنچایا؟ اگر بیوی ک علم ہو کہ یہ شادی باطل ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا اس پر شرعی حد قائم کی جائے گی یا نہیں؟ اور اگر شوہر بعد میں مسلمان ہو جائے تو پھر اس شادی کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ نیا نکاح کس طرح ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان عورت کے لئے یہ حرام ہے کہ وہ عیسائی یا کسی دوسرے کافر سے شادی کرے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلا تُنكِحُوا المُشرِكينَ حَتّىٰ يُؤمِنوا   ٢٢١ ... سورة البقرة

''اور مشرک مرد جب تک ایمان نہ لائیں مومن عورتوں کو ان کی زوجیت میں نہ دینا۔''

نیز فرمایا :

لا هُنَّ حِلٌّ لَهُم وَلا هُم يَحِلّونَ لَهُنَّ   ١٠ ... سورة الممتحنة

''نہ یہ (مسلمان عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ کافر مرد (مسلمان عورتوں) کے لئے حلال ہیں۔''

اور جب کوئی مسلمان عورت کسی کافر سے شادی کرے تو ضروری ہے کہ فوری طور پر ایسے نکاح کو فسخ کر دیا جائے اگر عورت کو اس شرعی مسئلہ کا علم ہو تو کافر سے شادی کرنے کی صورت میں وہ مستحق تعزیر ہوگی۔ اسی طرح ولی، شادی ے گواہ اور پایہ تکمیل تک پہنچانے والے بھی مستحق تعزیر ہوں گے جبکہ انہیں حکم شریعت کا علم ہو۔، اگر اس شادی کے تیجے میں اولاد پیدا ہو تو وہ اسلام میں اپنی ماں کے طابع ہوگی۔ اگر شوہر شادی کے بعد مسلمان ہو جائے تو نکاح کی تجدید ہوگی بشرطیکہ یہ یقین ہو کہ وہ صحیح طور پر مسلمان ہو گیا ہے، اس نے اسلام کو حیلہ کے طور پر قبول نہیں کیا۔ مسلمان ہونے کے بعد اگر وہ مرتد ہو تو اس کی گردن اڑا دی جائے گی کیونکہ حدیث میں ہے :

من بدل دینہ فاقتلوہ صحیح البخاری

ترجمہ : ''جو شخص اپنے دین کو بدل دے تو اسے قتل کر دو۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 259

محدث فتویٰ